جلد ۳۴ | ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ھش | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی ایک ٹانگ میں تاحال درد نقرس ہے اور تنا ؤ بھی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق لاہور سے ۱۳ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ خدا کے فضل سے طبیعت رو بصحت ہے ڈاکٹری علاج قریباً اختتام پذیر ہے۔ اب صرف محتاط نرسنگ کی ضرورت ہے۔ اور غذا کے ذریعہ طاقت بحال کرنے کی۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

آج دس بجے صبح مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں واقفین تحریک جدید نے دعوت چائے دی۔ واقفین کی طرف سے مکرم مولوی نور الحق صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ چوہدری صاحب نے جواب میں تقریر کی۔ اور جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد صدر مجلس نے مختصر سی تقریر کی جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے دعا کرائی۔ اور مجلس برخاست ہوئی۔

خانصاحب منشی برکت علی صاحب ناظر بیت المال رخصت کے بعد تشریف لے آئے ہیں ؛ سید مبارک احمد شاہ صاحب ابن حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاں کل لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دیکھو اور غور کرو! آج عیسائیت کے فتنہ کے وقت عیسیٰ پرستی کے فتنہ کو کون دُور کر رہا ہے؟

"آثار صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص عیسائیت کے فتنہ کے وقت عیسیٰ پرستی کے فتنہ کو دور کرنے کے لئے صدی کے سر پر بطور مجدد کے ظاہر ہوگا۔ اسی مجدد کا نام مسیح ہے۔ پھر بعد اس کے احادیث کی غلط فہمی سے عوام نے یوں سمجھ لیا۔ کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر صدی کا مجدد ہوگا۔ اور صدی کے سر پر آئیگا۔ اور اکثر علماء کی یہی رائے قائم ہوئی کہ وہ چودھویں صدی ہوگی۔ لیکن اس خیال میں غلطی یہ ہوئی۔ کہ اصل منشاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا۔ کہ جس مجدد کو اس امت کے مجددوں میں سے عیسائی حملوں کی مدافعت میں اسلام کی نصرت کرنی پڑے گی۔ اس کا نام بلحاظ عیسائیت کی اصلاح کے مسیح ہوگا۔ مگر ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ خود مسیح کسی زمانہ میں آسمان سے اتر آئیگا حالانکہ یہ صریح غلطی ہے . . . . اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے ؟ تو نہ کوئی آیت پیش کرسکتے ہیں۔ اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ پھر نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا۔ اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے۔ اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے۔ کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں۔ کہ آپ کہاں اترے ہیں اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے۔ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسےٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئینگے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا جس طرح چاہیں تسلی کرلیں۔" ؛

(کتاب البریہ صفحہ ۱۸۳ حاشیہ و صفحہ ۱۹۲)

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

ایک اور خوش قسمت مجاہد میدان جہاد میں

جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر "مصلح موعودؓ ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ غیر معمولی سرگرمی اور سرعت کے ساتھ تبلیغ احمدیت اور اشاعت اسلام میں مصروف ہیں۔ پے بہ پے دنیا کے گوشہ گوشہ میں باوجود انتہائی مشکلات اور مالی تنگیوں کے اپنے غلاموں میں سے احمدیت کے بہادر سپوت اور جانباز مجاہد بھجوا رہے ہیں۔ تاکہ ساری دنیا کو مسیح محمدی کا پیغام حق پہنچائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" کو نہایت آب و تاب کے ساتھ پورا کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی مصلح موعود (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے جواب پوری ہو رہی ہیں۔ مصلح موعود کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی"۔ اور اس پیشگوئی کا مطلب تذکرہ صفحہ ۱۴۳ کے حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ "جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی"۔

یہ علامت اگرچہ قبل ازیں بھی پوری ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب جبکہ مبلغین بہت بڑی تعداد میں اور متواتر بیرونی ممالک میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ "تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں۔ باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

آج ساری دنیا میں کہیں یہ نظارہ نظر نہیں آتا۔ کہ دین اسلام کے شیدائی اور خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینے والے نوجوان محض اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے امنگوں اور امیدوں سے لبریز۔ مسرور و فرحاں اپنے پیارے وطن اور اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر دنیا میں دیوانہ وار پھیل رہے ہوں۔ یہ صرف اور صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خدام ہی ہیں۔ جو حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے گھر بار چھوڑ کر محض تبلیغ دین کے لئے جا رہے ہیں۔ اور اس وقت تک بیسیوں قابل اور مخلص نوجوان حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اور جماعت کی دل سے نکلی ہوئی دعاؤں اور نیک امیدوں اور خواہشات کے ساتھ مرکز احمدیت قادیان دارالامان سے روانہ ہو چکے ہیں۔

آج ایک اور مجاہد بھائی مکرم چودہری خلیل احمد صاحب ناصر نئی دنیا یعنی امریکہ میں اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت احمدیت کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ بی۔ اے ہیں۔ اور زندگی وقف کرنے کے بعد مسلسل کئی سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر نگرانی دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی ارکان میں سے ایک مستعد اور قابل رکن ہیں۔ کافی عرصہ جنرل سیکرٹری بھی رہے ہیں۔ ملنے والوں کو گرویدہ کر لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ہر دلعزیز ہیں۔

جب ایک احمدی محب اہد۔ قادیان ایسی بابرکت اور مقدس بستی سے جہاں اس نے اپنی عمر کا کچھ حصہ گذارا ہو۔ کسی دور دراز ملک کے لئے روانہ ہو تو اس وقت اس کے دلی جذبات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ وہ ایک طرف اپنی ✗

✗ خوش نصیبی پر جو اسے جہاد اکبر کا موقع ملنے کی صورت میں حاصل ہوئی۔ نازاں و فرحاں ہوتا ہے اور دوسری طرف قادیان ایسی مقدس بستی کی جدائی اور خصوصاً اپنے امام و مطاع المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی جدائی اس کے جذبات و احساسات میں ہیجان و اضطراب برپا کر رہی ہوتی ہے۔ آخر وہ دیار محبوب اور مسکن عزیز پر والہانہ نظر ڈالتا ہے اور خدا تعالےٰ کی مدد اور نصرت کو پیش نظر رکھتا ہوا۔ اور اپنے فرض کی ادائیگی کا جوش پاتا ہوا بسم اللہ مجرىٰھا و مرسٰھا کہتا ہوا چل پڑتا ہے۔

ایسے وقت میں تمام احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی خیر و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو مجاہد بن کر دین اسلام کی اشاعت دور دراز ممالک میں جا کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام اور اس کے خوشکن نتائج

دو مرد اور دو خواتین نے اسلام قبول کیا

اتحادی اقوام کی اسمبلی کے ارکان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا

لنڈن۔ ۱۱ فروری مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انچارج لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

یارک شائر کے ایک معزز انگریز مسٹر گریگ لنڈن مسٹر واٹسن اور ان کی ہمشیر۔ نیز ایک اور خاتون مس پورٹر نے خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلام قبول کیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

اس کے ساتھ ہی مطلع فرماتے ہیں۔ کہ اتحادی اقوام کی اسمبلی کے تمام ارکان کی خدمت میں جو تقریباً اکاون ۵۱ ممالک کے نمائندے ہیں۔ تبلیغی خط کے ساتھ دو کتابیں "اسلام" اور "ہیڈ آف دی احمدیہ موومنٹ" رقم فرمودہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ارسال کی گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ خوشکن نتائج پیدا کرے۔

تحصیل بٹالہ حلقہ مسلم کے پولنگ کا اختتام

قادیان ۱۳ فروری آج تحصیل بٹالہ حلقہ مسلم کا سری گوبند پور میں پولنگ تھا۔ اور اس حلقہ میں یہ پولنگ کا آخری دن تھا۔ ہماری گنتی کے مطابق جو اپنی طرف سے پوری احتیاط اور صحت کے ساتھ کی گئی ہے۔ آج تک کے پولنگ کا مجموعی نتیجہ حسب ذیل ہے:-

(۱) چوہدری فتح محمد صاحب سیال = ۶۳۶۸ ووٹ۔

(۲) سید بہاؤ الدین صاحب بٹالہ = ۴۲۳۶ ووٹ۔

(۳) میاں بدر محی الدین صاحب بٹالہ = ۵۵۵۵ ووٹ

سرکاری گنتی مورخہ ۲۱ فروری بروز جمعرات۔ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کے دفتر میں ہوگی۔ جسکے معاً بعد سرکاری طور پر نتیجہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ بعض لیگی اخبارات نے اس بات کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اس دفعہ بیلٹ بکسوں میں ناجائز دست برد کا احتمال ہے۔ اور یہ بات تو مشاہدہ میں آ چکی ہے۔ کہ باوجود اس قاعدہ کے کہ پریزائیڈنگ افسروں کی طرف سے پولیس افسروں کے سپرد ہو جانے کے بعد مہر شدہ بیلٹ بکس بلا کسی تعویق کے سرکاری خزانہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ بعض صورتوں میں وہ کئی کئی دن بعد پہنچے ہیں۔

چند سوالات کے جواب

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد

سوال۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام احمد بتایا جاتا ہے۔ مگر ان کا اصل نام غلام احمد تھا۔ پھر وہ احمد نام کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان کے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ کیا وہ قادر نام کے مصداق تھے۔ یا ان کے عزیزوں میں سے کوئی غلام اللہ ہوتا۔ تو کیا وہ اللہ نام کا مصداق ہو جاتا؟

جواب۔ بعض وجود جو موعود اور مامور کی حیثیت میں ظہور فرماتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں میں ان کے نام الہامی الفاظ میں مذکور ہوتے ہیں۔ وہ نام صفاتی ہوں یا کسی حقیقت پر محمول پائے جاتے ہوں۔ وہ سارے نام ہی عرف میں اسم کا کام دے سکتے ہیں۔ حضرت مریم کو حضرت مسیحؑ کے تولد کی الہامی بشارت میں ان کے نام کے متعلق یہ فقرہ بتایا گیا تھا کہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم اب لفظ اسم کے نیچے المسیح کا لفظ بھی ہے جو ایک مستقل نام ہے۔ اور عیسےٰ کا لفظ بھی ایک مستقل نام ہے۔ اور ابن مریم بھی بطور کنیت ایک مستقل نام ہے۔ اس صورت میں خواہ کوئی تینوں ناموں سے ذکر کرے۔ یا ایک نام سے ہر ایک نام عرف عام میں مسیح کے لئے مخصوص ہو چکا ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں اور علاوہ آپ کی وحی کے آپ سے پہلے نبیوں کی وحی میں آپ کے متعلق کئی الہامی نام بتائے گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح اسرائیلی نے اپنی وحی میں احمد کے نام سے اظہار کیا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کئی نام الہامی بشارت کے طور پر ذکر فرمائے۔ چنانچہ بعض روایات میں آپ کا نام احمد آیا ہے۔ بعض میں محمد بعض میں محمود بعض میں غلام بعض میں مسیح بعض میں ابن مریم بعض میں عیسےٰ بعض میں مہدی بعض میں امام قائم بعض میں ذوالقرنین اور بعض میں قاتل الخنزیر بعض میں کاسر الصلیب بعض میں قاتل دجال۔ حضرت اقدس کی اپنی وحی کے رو سے جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی آپ کا ایک الہامی نام رکھا گیا۔ جس کے رو سے آپ کو تمام نبیوں کے نام بروزی طور پر دیئے گئے۔ اور صراحت کے طور پر آپ کا نام آپ کی وحی میں آدم بھی آیا ہے۔ نوحؑ بھی ابراہیمؑ بھی اسماعیلؑ بھی یعقوبؑ بھی۔ اسرائیلؑ بھی۔ یوسفؑ بھی موسےٰؑ بھی ہارونؑ بھی داؤدؑ بھی سلیمانؑ بھی یحیےٰؑ بھی محمدؐ بھی احمدؐ بھی۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کا نام غلام احمد بھی رکھا۔ اور آپ کے نام اور آپ کے بھائی غلام قادر کے نام پر دو گاؤں بھی آباد کئے گئے۔ جن کے نام احمد آباد اور قادر آباد ہیں۔ احمد اور قادر صفتی نام ہیں۔ اور انسان کے متعلق بھی انکا اطلاق ہو سکتا ہے لیکن اللہ کا نام خاص اللہ تعالےٰ کا ذاتی نام ہے۔ جو جامع جمیع صفات الٰہیہ ہے۔ اس لئے غلام اللہ کے نام کی مثال اس پر چسپاں کرنا درست نہیں۔ بلکہ سوء ادب ہے۔ ہاں غلام اللہ نام ہو تو غلام چونکہ انسانوں کے لئے مخصوص نام ہے۔ جیسے اللہ کا نام خدا کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے بعض گاؤں کی نسبت سے کوٹ غلام اللہ یا کوٹ غلام ہو سکتا ہے جیسے کہ کئی گاؤں اور بستیوں کے نام انہی ناموں پر ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لوگوں نے ۹۹ نام لکھے ہیں۔ لیکن محمد نام ان میں بطور ذاتی نام کے قرار دیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تعامل سے ایسا ہی سمجھا گیا۔ چنانچہ محمدؐ کے نام پر حضور اقدس نے بادشاہوں کے نام مراسلات لکھے۔ ان پر مہر محمد ہی کے نام کی ثبت فرمایا کرتے۔ پھر اذان میں اور درود شریف میں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد ہی کا نام رائج فرمایا۔

اسی طرح اگرچہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء مبارکہ بھی بہت سے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو آپ کی وحی میں بار بار احمد کے نام سے خطاب فرمایا۔ بلکہ دوسرے رسولوں کے نام کی طرح آپ کو بھی انا ارسلنا احمد الی قومہ الخ کے الفاظ میں ذکر فرمایا۔ جس سے صاف ثابت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک دوسرے رسولوں کی طرح جنکا قوموں کی طرف رسول کر کے بھیجنے کے ذکر میں خدا تعالےٰ نے انہیں یا نوحؑ یا ہودؑ یا صالحؑ یا شعیبؑ یا موسےٰؑ یا عیسےٰؑ وغیرہ ناموں سے یاد فرمایا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمد کے نام سے یاد فرمایا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک آپ کا ذاتی نام احمد ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے جب بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ تو لوگوں سے بیعت احمد ہی کے نام سے لیتے تھے۔ اور جماعت کا نام بھی احمد ہی کے نام پر احمدی مقرر فرمایا۔ بعض خاندانوں میں مرکب نام بھی پائے جاتے ہیں۔ اور نام کے دو جزوں میں سے ایک جزو بطور مشترک پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود کے تولد تک آپ کے خاندان کے اکثر نام غلام جیلانی غلام صمدانی۔ غلام مرتضےٰ۔ غلام محی الدین۔ غلام قادر اور غلام احمد کے مرکب ناموں میں غلام مشترک ہے۔ اور دوسرا حصہ نام کا امتیاز کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اسی بناء پر قادر آباد اور احمد آباد گاؤں کا نام بھی امتیازی حصۂ نام پر رکھا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل میں اب احمد کی جزو نام کا مشترک حصہ ہے۔ اور سلطان فضل محمود۔ بشیر۔ شریف امتیازی حصہ۔ پس اس صورت میں یہ اعتراض کی بات نہیں۔

حضرت عمرؓ اور حضرت فضل عمرؓ کی سادہ زندگی

سوال۔ حضرت عمر باوجود شہنشاہ ہونے کے بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ مدینہ سے باہر ایک غریب عورت کے لئے آٹے کی بوری اپنی پیٹھ پر لاد کر لے جانا ایک مثال ہے۔ کیا اس طرح کی مثال حضرت فضل عمرؓ کے متعلق بھی ہے۔ اور کیا بظاہر ان کی زندگی سرمایہ دار کی نہیں؟

جواب۔ یہ سوال دراصل غلط معیار قائم کرنے کی بناء پر اعتراض کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ فرض کر لینا کہ بعض متماثل وجود مشبہ اور مشبہ بہ کے معنوں میں تمام حالات کے رو سے برابر ہونے چاہئیں۔ یہ درست نہیں اس لئے کہ واقعات اور حالات کی بعض صورتیں خصوصیت کے طور پر پائی جاتی ہیں۔ جنکا مابہ الامتیاز کے طور پر پایا جانا ضروری ہوتا ہے مثال کے طور پر یوں سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے عصا کا معجزہ دیا۔ اب اگر کوئی شخص عصا کا سانپ بنانا ہر ایک نبی اور رسول کے لئے معیار صداقت قرار دے کر ایسے نشان اور معجزہ کا مطالبہ کرے۔ کہ نبی اور رسول سچا وہ ہو سکتا ہے۔ جو حضرت موسےٰ نبی کی طرح عصا کا سانپ بنا کر دکھائے۔ تو اس خصوصیت کی جو موسےٰ نبی کے لئے مخصوص ہے۔ اسے ہر ایک نبی اور رسول کی صداقت پرکھنے کا معیار بنانے سے دوسرے سب نبیوں اور رسولوں کی صداقت قبول کرنے سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ کیونکہ حضرت موسےٰ نبی کے سوا اور کسی نبی اور رسول نے ایسا معجزہ نہیں دکھایا۔ تو خصوصیت کے نشانات وقتی ضرورتوں کے ماتحت ظہور میں آتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح کے وقت دم عیسےٰ کا اعجاز نامی گرامی اطباء وقت کے مقابل بطور نشان دیا گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت علم اور قدرت کے وسیع طور پر معجزات دکھائے گئے۔ جن کی اعجازی تاثیرات سے عرب و عجم کو مسخر کر دیا گیا۔

اسی طرح انبیاء اور مرسلین کے بعد خلفاء کی بھی اپنی اپنی خصوصیات ہیں۔ جن کو معیار نہیں بنایا جا سکتا۔ اور اگر حضرت عمر کی اس خصوصیت کو کوئی شخص ملحوظ رکھ کر یہ صورت سوال پیش کرے۔ کہ چونکہ خلافت نبوت کا ظل ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت عمر کی یہ خصوصیت جو ایک غریب عورت کے متعلق بیان کی جاتی ہے۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اصل ہیں۔ ان کے واقعات زندگی میں بھی ہونی چاہیئے یا حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم حضرت عمرؓ کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفے برحق تھے۔ ان کے واقعات زندگی میں بھی حضرت عمر کی اس

خصوصیت کی مثال ملنی چاہیئے درست نہیں ہے۔ دراصل حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ بطور خصوصیت ہے۔ جو دوسرے خلفاء کے لئے معیار کی صورت میں پیش کرنا غیر احمدیوں اور سادہ طبع غیر مبایعین کو مغالطہ میں ڈال کر انہیں حضرت فضل عمر کی خلافت حقہ قبول کرنے سے محروم رکھنے کی کوشش ہے۔

۲۔ پھر اگر خصوصیات پر ہی نظر رکھی جائے تو حضرت فضل عمر کی حضرت عمرؓ کے واقعہ سے بہت بڑھ کر یہ خصوصیت ہے۔ کہ دوران جنگ میں جب اشیاء خوردنی کا ملنا محال ہو گیا۔ تو قادیان کی ہزاروں غریب عورتوں اور بچوں کے لئے خوراک کا آپ نے انتظام فرمایا۔ اور نہ صرف ایک دن کے لئے یا چند دنوں کے لئے نہیں بلکہ کئی سال سے یہ انتظام جاری ہے۔ اور ہزارہا روپیہ اپنے پاس سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور کچھ جماعت کے مخلصین سے لیکر ہزاروں خدا کے غریب بندوں کو بھوک کی موت سے بچالیا۔ سوال کرنے والے نے تو ایک غریب عورت کے ہاں ایک رات ایک بوری آٹے کی پہنچانے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن حضرت فضل عمر گندم کی ہزاروں بوریاں غریب عورتوں اور یتیم بچوں کے ہاں پہنچا کر سالہا سال سے انہیں بھوک کی موت سے بچا رہے ہیں۔ کیا یہ خصوصیت حضرت فضل عمر کی حضرت عمرؓ کی خصوصیت سے کم مرتبہ رکھتی ہے۔ کاش چشم بینا ہو جو ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

(۳) پھر خصوصیت کے لحاظ سے دیکھیئے کہ تمام دنیا کا روحانی بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہو کر کہ تمام دنیائے احمدیت پر حضرت فضل عمر روحانی بادشاہی کر رہے ہیں۔ قادیان کے خراب راستوں کی درستی میں آپ بنفس نفیس شرکت فرماتے رہے۔ اور باوجود ناز و نعمت میں پرورش پانے کے جو حضرت عمرؓ سے کہیں زیادہ ناز و نعمت کے مواقع آپ کو ملے۔ زمانہ خلافت میں کدال سے مٹی کھودی اور ٹوکریاں اٹھا کر راستوں پر خود اپنے ہاتھ سے ڈالی اور ڈلوائی۔ اور راستے ہموار کرائے وہ آنکھیں جنہوں نے اس شان خلافت کے ساتھ۔ اور اس حالت میں آپ کو مٹی کی ٹوکریاں اٹھاتے اور راستہ کے نشیب مقامات پر ڈالتے دیکھا۔ ان میں آپ کی ساری زندگی کا جو نظارہ پھر رہا ہے۔ اس کی مثال کہاں مل سکتی ہے۔ کیا اس خاکساری کے ساتھ وقار عمل کی زندگی بخش روح سے قوم کو زندہ کرنے کی مثال فی زمانہ جو حضرت فضل کی خصوصیات عجیبہ سے ہے۔ اسکی نظیر کوئی پیش کر سکتا ہے۔

پھر حضرت عمرؓ کا زمانہ خلافت جس طرح کے تمدن اور اقتصاد کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔ کہ انہوں نے اپنے لباس میں بحالت خلافت بھی کئی پیوند لگائے ہوتے تھے۔ لیکن ایسی صورت مخصوص حالات اور مذاق سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ اگر وہ چاہتے تو شاہانہ لباس بھی زیب تن فرما سکتے تھے۔ لیکن یہ زمانہ اور طرح کا ہے۔ اور غریب عورت کی مثال بھی ایک اتفاقی واقعہ پیش آگیا تھا۔ کہ رات کے وقت ایسی صورت وقوع میں آگئی ورنہ سینکڑوں غرباء جو حضرت عمر کی خلافت اور نظام کے ماتحت اسلامی بیت المال سے پرورش کا سامان حاصل کرتے تھے کیا ہر غریب کے ہاں حضرت عمرؓ خود آٹے کی بوریاں پیٹھ پر لاد کر پہنچایا کرتے تھے یا دوسرے منتظمین کے ذریعہ سامان پہنچایا جاتا۔ اب اگر کوئی کہے کہ حضرت فضل عمر کی یہ خصوصیت کہ آپ نے مٹی کی ٹوکریاں خود اٹھا کر راستوں کو درست کیا یہ حضرت عمرؓ میں نہیں پائی جاتی تو اسے اعتراض کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔

(۴) سرمایہ داری کی صورت کا اعتراض محض عجیبانہ حالات کے باعث کیا گیا ہے۔ اگر معترض قریب ہو کر دیکھے اور سب پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر بنگاہ غور دیکھے تو معلوم ہو جاتے کہ سرمایہ داری کا اعتراض کیسا لغو ہے۔ سرمایہ داری اور مزدور کا مسئلہ اور اس کا حل سمجھنے کے لئے حضرت فضل عمر کا رسالہ نظام نو بجائے خود قابل دید اور عجیب علمی شاہراہ ہے۔ اور مزدور اور سرمایہ دار کو ڈسنے والے زہریلے سانپوں کے لئے اس سے بہتر کہیں سے تریاق نہ مل سکے گا۔ سرمایہ داری کے غلط تصور سے اس قسم کا اعتراض کیا گیا ہے۔

حقیقی خوشی یہی ہے کہ سب دنیا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے

جو شخص نیکی کی حقیقت سمجھتا ہے۔ وہ بار بار نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ اور کوئی موقعہ نیکی کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ ہر نیکی کی تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ اگر اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے وہ کوئی نیک عمل نہیں کر سکتا۔ تو کم سے کم اس کے دل میں اس کو بجا لانے کی خواہش ضرور پائی جاتی ہے۔

ہر نبی کے زمانہ میں ملائکہ نیکیوں کی تحریک کثرت سے کرتے ہیں۔ ان سب تحریکوں کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ بندہ اپنے اس مقصد کو حاصل کرے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ نبی کے پیرو یعنی وقت کے مامور کی جماعت کا بھی ایک مقصد ہوتا ہے۔ اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے جد و جہد کرتی ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے زمین و آسمان کو عبث پیدا نہیں کیا۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی میں نے جن اور انس اس لئے پیدا کئے ہیں۔ کہ وہ میری عبادت کریں۔ یعنی دنیا کے تمام انسان اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنے والے اور اس کے حکم کے آگے سر جھکانے والے اور اس کے دین پر مستقل طور پر عمل کرنے والے اور اس کی توحید کا اقرار کرنے والے بن جائیں

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء کا سلسلہ شروع کیا۔ جو شخص وقت کے نبی کی اطاعت کر کے اس کے منشا کے ماتحت اپنی زندگی اس رنگ میں وقف کر دیتا ہے۔ کہ جس سے زیادہ سے زیادہ انسان اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنے لگ جائیں اس کے حکم کے آگے سر جھکا دیں۔ اس کے دین پر مستقل طور پر عمل کرنے لگیں اور اس کی توحید کا اقرار کرنے والے بن جائیں۔ وہی شخص اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے بھولے ہوئے بندوں کو رستہ دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور وہ وقت کے مامور کی مدد کرتا ہے۔

یہی ہے وہ شاندار نیکی جس سے بڑھ کر اور کوئی نیکی نہیں۔ اسی نیکی کی طرف اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ میں توجہ دلائی ہے۔ کہ انسان اکیلا ہی اپنے رب کی عبادت نہ کرے۔ بلکہ اپنے ساتھ اور لوگوں کو بھی عبادت کرنے میں شامل کرے۔ اور پھر کہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ سبق سکھایا ہے۔ کہ ہم صرف خود ہی ترقی نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی ترقی کرنے میں مدد دیں۔ ہمارا صرف یہی کام نہیں کہ ہم خود عبادت کریں بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ دوسروں کو عبادت کرنے کی تحریک کریں اور اس وقت تک تحریک نہ چھوڑیں جب تک وہ ہمارے ساتھ عبادت کرنے میں شامل نہ ہو جائیں۔ ہم آپ ہی اللہ تعالےٰ پر توکل نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی توکل کی تعلیم دیں اور اس وقت تک بس نہ کریں۔ جب تک وہ توکل میں ہمارے ساتھ شامل نہ ہو جائیں۔ ہم خود ہی ہدایت کے طالب نہ ہوں بلکہ دوسروں کو بھی ہدایت طلب کرنے کی تحریک کریں اور بس نہ کریں جب تک ان کے دل میں بھی ہدایت طلب کرنے کی تڑپ پیدا ہو کر وہ ہمارے ساتھ شامل نہ ہو جائیں۔ خود بھی یہ دعا نہ مانگنے لگ جائیں کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

اللہ تعالےٰ کا سچا عبد وہی ہے۔ جو اپنی اولاد کو بھی اور اپنے ہمسائیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آقا کا گھر تو لٹتا جا رہا ہو۔ اور اس کا غلام اسے بچانے کے لئے کوئی جد و جہد نہ کرے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آقا تو ایک کام کرنا شروع کر دے۔ مگر اس کا غلام ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھا رہے جب اللہ تعالےٰ کو اپنے بندوں کی ہدایت کا فکر ہے۔ اور وہ ضرورت کے وقت نبی بھیج دیتا ہے تا اس کی گمراہ مخلوق پھر راہ راست پر آجائے۔ تو اللہ تعالےٰ کا جو عبد ہو گا۔ کیا وہ اپنے دن اور اپنی راتیں اس کام کے لئے وقف نہ کر دیگا۔ کہ وہ لوگوں کو ہدایت کا راستہ بتائے۔

کیا خوب کہا ہے۔ سیدو مولا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ؎

"دن بھی اسی کے راتیں بھی اسکی جو خوش نصیب
آقا کے در پہ عمر کو اپنی گزار دے"

اللہ تعالےٰ نے جب سے دنیا پیدا کی ہے۔ سب سے بڑا عبد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے جس مقام پر کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے۔ اسی مقام پر ہم سب کو بھی کھڑا ہونے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ فاستقم کما امرت ومن تاب معک جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح مستقل طور پر اور لزوم کے ساتھ تو عمل کر۔ اور تیرے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے والے لوگ بھی اسی طرح عمل کریں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس سے معلوم ہوا۔ کہ اصل معیار عمل کا وہی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ پر چلنا ہی مومنوں کا کام ہے۔ اور یہ اتنا بڑا مقام ہے۔ کہ اس کے حصول کے لئے جس قدر بھی انسان کوشش کرے کم ہے۔ اگر ہمارے لئے کوئی اور راہ ہوتی تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم نے اپنے درجہ کے مطابق کام کرنا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے درجہ کے مطابق۔ مگر یہ بات نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جس مقام پر کھڑے ہونے کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے۔ اس جگہ پر آپ کے اتباع کو کھڑا ہونے کی کوشش کرنی چاہئیے" (تفسیر کبیر جلد سوم ص۲۶۷)

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آپ کونسے مقام پر کھڑے ہوئے تھے جس پر کھڑے ہونے کی ہم بھی کوشش کریں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقام ہے۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ (انعام آخری رکوع) میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لئے ہے۔ یہ ہے۔ وہ بلند مقام جس پر کھڑے ہونے کا حکم ہر اس شخص کو ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی متبع ہے۔ اس مقام کو حاصل کئے بغیر خدا تعالےٰ کی نصرت کی امید رکھنا فضول ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ سے پہلے تمام ابرار و اخیار جو امت محمدیہ میں گزرے ہیں۔ وہ سب علی قدر و مراتب اس مقام کو حاصل کر چکے تھے۔ ان کا ہر فعل اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق تھا۔ اور اسلام کا خلاصہ بھی یہی ہے۔ کہ ؎

ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا

یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا کو اختیار کر لینا اور اپنی مرضی کو چھوڑ دینا۔ یہی عین اسلام ہے۔ اور یہ ہی وہ مقام ہے۔ جو ہر مسلمان کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ اس کامل اطاعت کا اقرار ہر احمدی خلیفہ وقت کے ہاتھ پر ان الفاظ میں کر چکا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیگا۔

احمدیت اللہ تعالےٰ کے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قرب پانے کے لئے اب سب دروازے بند ہیں۔ مگر احمدیت کے دروازے میں سے داخل ہو کر ہر انسان اللہ تعالےٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دوسروں کی مدد کرے۔ اور انہیں احمدیت میں داخل ہونے کی تبلیغ کرے۔ مگر اکیلے اکیلے کام کرنے سے کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی جب نظام بن چکا ہو۔ تو پھر اس نظام کے ماتحت کام نہ کرنے والا باغی قرار دیا جاتا ہے۔ پیغامی کون ہیں۔ وہی لوگ جو کہ نظام سے بھاگے ہوئے ہیں۔ اور بھگوڑوں نے بھی کبھی فتح حاصل کی ہے۔ فوج میں شامل ہو کر دشمن پر مستقل حملہ کرنا ہی فتح کی کلید ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کے لئے۔ اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہم میں موعود خلیفہ کھڑا کیا ہے۔ آج سب نیکیوں میں سے بڑی نیکی احمدیت کی تبلیغ ہے۔ اور اسی سے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اور سچا عبد کیا یہ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا آقا تو اسے یہ کہے کہ جا اور میرے بچھڑے ہوئے بندوں کو مجھ سے ملا۔ تا وہ خوش ہوں کہ ان کو ان کا رب مل گیا۔ اور میں خوش ہوں۔ کہ مجھ کو میرے بچھڑے ہوئے بندے مل گئے۔ مگر بندہ ٹس سے مس نہ ہو۔

جب اللہ تعالےٰ کے گمراہ بندے احمدیت میں داخل ہو جاینگے۔ تو اس وقت دنیا امن کا سانس لیگی۔ اور آرام پائے گی۔ یہی حقیقی خوشی ہے مگر یہ خوشی تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہر احمدی اپنی مرضی کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی آواز پر کان دھرے۔ اور اپنی زندگی دین کی تبلیغ کی خاطر وقف کر دے۔ تا دنیا میں احمدیت جلد سے جلد پھیل جاتے۔ اور ساری دنیا خدا کی عبادت کرنے لگ جائے۔

اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینا کتنی بڑی نیکی ہے مبارک ہیں۔ وہ جو اپنی زندگی اس مقصد کے لئے پیش کریں۔ اور اللہ تعالےٰ رحم کرے ان پر جو یہ قربانی کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

(خاکسار عبدالحمید آصف)

وقف تجارت

ہر وہ احمدی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آپ کو خدا کا راستباز اور صادق نبی یقین کرتا ہے۔ جانتا ہے۔ کہ حضور خدمت اسلام کی کس قدر تڑپ رکھتے تھے۔ اسی طرح ہر احمدی کی بھی اپنے آقا کی خواہش کی طرح یہی خواہش ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تبلیغ اسلام کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان میں نظیر خلیفہ وقت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج نوجوانان احمدیت کو خدمت اسلام کے لئے پکارا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر نوجوان اپنی زندگی خدا کے خلیفہ کے حضور پیش کرے جس طرح مسیح موسوی نے اپنے حواریوں کو پکارا تھا۔ کہ من انصاری الی اللہ تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ نحن انصار اللہ اسی طرح جماعت احمدیہ کے نوجوان بھی خدا کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور نحن انصار اللہ کہہ کر اس جہاد میں شامل ہو جائیں۔

وقف تجارت کی تحریک فرماتے ہوئے حضور نے پانچ ہزار نوجوانوں سے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضور نے فرمایا۔

"اس رنگ میں نہیں کہ ہمیں دین کے لئے جہاں چاہیں بھیجدیں چلے جائینگے۔ بلکہ ایسے رنگ میں کہ ہمیں جہاں بھجوایا جائے وہاں چلے جائیں گے۔ اور وہاں سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت تجارت کرینگے۔ اس رنگ میں ہمارے مبلغ سارے ہندوستان میں پھیل جائینگے۔ وہ تجارت بھی کرینگے اور تبلیغ بھی"

تاجروں کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔ "ہم زمینداروں سے تو نہیں کہہ سکتے کہ تم فلاں جگہ چلے جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ لیکن تاجر دنیا میں ہر جگہ پہنچ سکتے ہیں۔ زمیندار کے لئے جب تک دوسری جگہ اتفاقاً کوئی زمین کا ٹکڑا نہ بک رہا ہو۔ کسی جگہ کوئی گنجائش نہیں۔ مگر کوئی شہر ایسا نہیں جہاں ایک دو تاجروں کی گنجائش نہ ہو۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا قصبہ نہیں ہو سکتا۔ جہاں ایک مزید تاجر کی گنجائش نہ ہو۔ ہر ایک گاؤں اور قصبے میں ایک دو چار یا پانچ دس مزید تاجروں کے لئے مزید گنجائش ہوتی ہے"

پس اب ہر احمدی نوجوان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ آج اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور اس کے بعد اپنے آپ کو وقف نمبر دوئم کے لئے پیش کر دے۔ تا دینی اور دنیاوی فوائد اور برکات کا وارث بن سکے ؛ (ناظم تجارت)

تبلیغ کے متعلق ضروری تجاویز جلد ارسال کریں

جن احباب جماعت کے ذہن میں ایسی تجاویز ہوں۔ جو تبلیغ احمدیت کے لئے مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔ اور جن کو عمل میں لانے سے احمدیت کی اشاعت میں نمایاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ براہ مہربانی جلد سے جلد مفصل طور پر تحریر کر کے ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان میں سے جنہیں مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی ضرورت سمجھی جائے۔ انہیں پیش کیا جا سکے ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کا اپنے عقائد پر حلف اٹھانے سے پھر گریز

مولوی صاحب کو مطلوبہ حلف اٹھانے کے معاً بعد ایک ہزار روپیہ اور حلف پر ایک سال تک عبرتناک عذاب سے محفوظ رہنے پر بیس (۲۰۰۰۰) ہزار روپیہ انعام کی پیشکش

مولوی صاحب کو حلف کے لئے آمادہ کرنے والے کو دو ہزار (۲۰۰۰) روپیہ انعام پیش کیا جائیگا۔

(از حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ر جون ۱۹۴۴ء میں لکھا۔ "سیٹھ عبداللہ الہدین نے میرے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے وہ جلد یہ رقم دہلی یا امرتسر کے کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا دیں۔ تا میں حلف اٹھاتے ہی یہ رقم حاصل کرلوں۔"

اس کا جواب ہم نے اپنے اخبار "الفضل" کے ذریعہ دیا۔ کہ مولوی صاحب! آپ کیوں مخلوق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ آپ کو خوب معلوم ہے۔ کہ آپ کے لئے ایک انعام نہیں بلکہ دو انعام ہیں۔ پہلا انعام ایک ہزار روپیہ کا جو آپ کو ایک خاص جلسہ میں ہمارے الفاظ کے مطابق مؤکد بعذاب حلف اٹھاتے ہی فوراً دے دیا جائیگا۔ اور دوسرا انعام بیس ہزار روپیہ کا اس وقت دیا جائیگا۔ جب آپ حلف اٹھانے کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں۔ اور آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا عبرتناک عذاب نہ آئے۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ اس کا مولوی صاحب نے کوئی جواب نہ دیا۔

اس کے سولہ مہینے بعد یعنی ۲۶ر اکتوبر ۱۹۴۵ء کے اپنے "اہلحدیث" اخبار میں "حاجی عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے نام کھلا خط" کے عنوان سے وہی بات دہرائی۔ کہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ آپ انعامی رقم لے کر چلے آئیے۔ خاکسار نے اس کا جواب بھی بذریعہ "الفضل" اور اشتہارات یہ دیا۔ کہ آپ اپنے اخبار "اہلحدیث" میں شائع فرمائیں کہ جلسہ کس مقام پر اور کب مقرر کیا جائے گا۔ خاکسار خود یا ہمارا نمائندہ انعامی رقم کے ساتھ انشاء اللہ ضرور حاضر ہو جائے گا۔ اور جو صاحب اہلحدیث اخبار میں یہ اعلان کرائینگے۔ ان کو بھی جلسہ کے دن ان کی کوشش کے معاوضہ میں دو ہزار روپیہ انعام فوراً دیا جائے گا۔

اس کے متعلق دکن اہلحدیث دارالاشاعت سکندر آباد کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ جس میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ

"جبکہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب نے حلف اٹھانے کا بذریعہ اخبار "اہلحدیث" مذکور الصدر اعلان کر دیا ہے۔ تو مسلمانان دکن خصوصاً اور اہلحدیث ہندوستان عموماً نہایت بےچینی کے ساتھ منتظر ہیں۔ کہ سیٹھ صاحب فوراً مقام حلف پر رقم لیکر پہنچینگے۔ اور دنیائے اسلام کو دکھا دینگے۔ کہ سیٹھ صاحب وعدہ کے پکے اور عمل میں پکے ہیں۔ بصورت دیگر آئندہ سیٹھ صاحب کے اشتہارات کا جو اثر قائم ہو سکتا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اگر سیٹھ صاحب نے حسب وعدہ رقم پیش کی۔ اور مولانا نے حلف اٹھائی۔ تو انشاء اللہ پھر ہم اس کیفیت کو بھی شائع کر کے حلف کے بعد فیصلہ آسمانی کا انتظار کریں گے۔"

اس اشتہار کے ساتھ خاکسار کو ایک چٹھی بھی ایک اہلحدیث صاحب کی طرف سے ملی ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔ "میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو خط لکھونگا۔ اور بہت جلد آپ کو بلانے کا دعوت نامہ طلب کروں گا۔ آپ تیار رہیں۔"

خاکسار کی طرف سے اس کا جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ اوپر درج ہے۔ مختصر یہ کہ بیس پچیس سال سے مختلف لوگوں کے ذریعہ مولوی صاحب پر تقاضا ہو رہا ہے۔ کہ وہ حلف اٹھائیں۔ مگر وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور اب انہوں نے تنگ آکر حلف اٹھانے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے اخبار "اہلحدیث" مورخہ یکم فروری ۱۹۴۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "جس امر پر شرع میں حلف واجب نہیں ہے۔ تم کون ہو اس پر حلف واجب کرنے والے۔" سوال یہ ہے کہ جب حلف واجب نہ تھا۔ تو کیوں سالہا سال سے شائع کرتے رہے۔ کہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ روپیہ جمع کراؤ۔ حلف تو صرف اس بات پر اٹھانا ہے۔ جو آپ کے عقائد ہیں۔ کہ "حضرت عیسیٰ دو ہزار سال سے زندہ ہیں۔ انہوں نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں۔ اور وہی آسمان سے واپس آئینگے۔ اور مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا۔ تو وہ تلوار سے غیر مسلم اقوام سے جنگ کریں گے اور جبراً ان سے اسلام منوائیں گے۔ مرزا صاحب نہ مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں۔ نہ مہدی نہ امتی نبی" اگر اب آپ کو اپنے ان عقائد میں سے کسی عقیدہ کی غلطی معلوم ہو گئی ہے۔ تو ہم آپ کو اس عقیدہ کو واپس لینے کی اجازت پہلے سے ہی دے چکے ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پر اپنے سب عقائد کی غلطی ظاہر ہو گئی ہے۔ اس لئے تو آپ حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ اور سالہا سال سے کسی نہ کسی عذر سے ٹالتے چلے آرہے ہیں۔

اخیر میں مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر آپ حلف کی ضرورت ہی سمجھتے ہیں۔ تو حلف بھی میں کئی دفعہ اٹھا چکا ہوں۔ قادیانی ممبرو! سن لو اور کان لگا کر سن لو۔ میں اب بھی کہتا ہوں۔ خدا کی قسم مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام میں سچے نہ تھے۔ پس انعام فوراً بذریعہ منی آرڈر میرے پاس بھیج دو۔"

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ ہم جن عقائد پر حلف چاہتے ہیں۔ وہ اوپر درج کر دیئے گئے ہیں۔ مگر آپ کس بات کا حلف اٹھا رہے ہیں۔ پھر ہماری شرط تو یہ ہے۔ کہ حلف مؤکد بعذاب ہو۔ اور ہمارے شائع شدہ الفاظ کے مطابق ہو اور ایک خاص جلسہ میں ہو۔ مگر آپ کو یہ ہرگز منظور نہیں۔ کیونکہ ایسا جھوٹا حلف آپ کے لئے عبرتناک سامان پیدا کر دے گا۔ اسی وجہ سے آپ ٹال رہے ہیں۔ اور مرتے دم تک یقیناً ٹالتے ہی رہیں گے۔

ہم پھر اعلان کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں گے۔ اور ان کے ذریعہ اخبار اہلحدیث میں جلسہ کا اعلان کرائیں گے۔ ہم ان کو اس جلسہ میں مولوی صاحب کے مطلوبہ حلف اٹھانے کے بعد فوراً دو ہزار روپیہ پیش کر دیں گے۔

سرزمین انڈونیشیا میں آزادی و حریت کا جذبہ

ڈچ انتہائی ظلم وستم کے باوجود اسے مٹا نہ سکے

ایک گذشتہ اشاعت میں انڈونیشیا میں مختلف قوموں کے دور حکومت کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ کس طرح مختلف قومیں سالہا سال تک اس سرزمین پر حکومت کرتی رہی ہیں۔ اور مدتوں سے یہ ملک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے یہاں غیر ملکی استبداد کا یہ عالم ہے کہ جب کبھی اس ملک نے آزادی کے لئے آواز اٹھائی۔ اسے دبا دیا گیا۔ جب کبھی حریت کا علم ملند کیا اسے سرنگوں کر دیا گیا۔ ہر بغاوت اور انحراف کے جذبہ کو بے طرح پامال کر دیا گیا۔ مگر اس ظلم و استبداد کے خلاف ننھی سی چنگاری لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ سلگتی رہی جو موقعہ پا کر شعلہ زن ہوگئی۔ قدرت مساعد تھی۔ کچھ ایسے حالات پیدا ہوگئے۔ کہ جب دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں آپس میں ٹکرا رہی تھیں اور ایک دوسری کی تباہی کے در پے تھیں ہوا نے اپنا رخ بدلا۔ اور انڈونیشیا کی حکومت کو اپنے ساتھ اڑا کر لے گئی۔ موقعہ غنیمت تھا۔ آناً فاناً جمہور کی حکومت قائم ہوگئی۔

وہ آزادی کی چنگاری جو برسوں سے سلگ رہی تھی۔ وہ حریت کا جذبہ جو صدیوں سے ابل رہا تھا۔ آخر رنگ لایا۔ صدیوں کی محکوم قوم کو آزادی سے آشنا کر دیا۔ اور وہ علم آزادی ملند کرنے پر مجبور ہوگئی۔ ڈچ حکومت نے جو ملک کے مال و دولت پر للچائی ہوئی نظریں جمائے بیٹھی تھی اس جذبہ کو ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔ اور اس کی ہوس ملک گیری نے جوش مارا۔ ادھر ملک گیری کی ہوا و ہوس۔ ادھر آزادی کی حرص و ہوا بڑھنے لگی۔ اور نوبت کشت و خون تک جا پہنچی۔ مظاہرات ہونے لگے۔ گولیاں چلنے لگیں۔ توپیں گولے برسانے لگیں حاکم اور صدیوں کی محکوم قوم کی جنگ چاقو اور قلم کی جنگ تھی۔ ذیل کی سطور میں آپ ملاحظہ کریں گے کہ کس کس وقت اس ملک میں آزادی کی رو چلی۔ اور کس طرح ڈچ حکومت نے اسے طاقت اور استبداد سے دبا دیا۔

(۱)

انڈونیشنوں نے سب سے پہلے ۱۷۲۲ء میں حبشی باشندوں کو ساتھ ملا کر ڈچ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ایک یورشین اس انقلاب کا لیڈر تھا۔ ڈچ سلطنت کو ختم کرنے کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ ایک خاص دن اور وقت مقرر کر دیا گیا تھا۔ لیکن ایک خوبصورت جاوی لڑکی نے بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا۔ وہ ایک ڈچ افسر سے ناجائز تعلق رکھتی تھی۔ اس نے اسے تمام راز سے آگاہ کر دیا۔ اس پر ڈچ لوگوں نے قتل عام شروع کر دیا۔ جہاں کوئی جاوی نظر آتا۔ اسے قتل کر دیا جاتا۔ یورشین لیڈر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اسے اتنی ایذا پہنچائی گئی کہ اس نے خود موت کی درخواست کی۔ بالآخر اس کے اعضاء باری باری کاٹ کر اسے موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ بٹاویہ میں اس کے گھر کے سامنے اس کا سر کاٹ کر نیزے پر لٹکا دیا گیا۔ اور اس کا دھڑ کسی اور جگہ نمائش کے لئے بھیج دیا گیا۔ جاپانیوں کے قبضہ کے وقت تک اس کے سر کا ڈھانچہ موجود تھا۔ جو ایک غدار لیڈر کی نشانی کے طور پر رکھا ہوا تھا۔

(۲)

ڈچ قوم نو آبادیوں کے ساتھ اپنے جابرانہ سلوک کے لئے سب سے زیادہ مشہور ہے۔ مگر انتہائی ظلم و تعدی کے باوجود وہ حریت کا جذبہ مٹانے میں ناکام رہی۔

۱۸۵۵ء میں پھر تحریک آزادی شروع ہوئی۔ جس کی بنیاد مس نوروز نیٹ کرتینی نے ڈالی۔ اس سے چند سال پہلے ڈاکٹر وحید الدین نے ایک سوسائٹی تیار کی تھی۔ جس کا نام "انوموٗ" رکھا۔ اس جماعت کا مقصد انڈونیشیا کی مکمل آزادی کے لئے جد و جہد کرنا تھا۔ پالیسی میں تشدد یا کسی قسم کی بغاوت کو کوئی دخل نہ تھا۔ اس کا منشاء ملک کی تعلیمی اور اقتصادی ترقی تھا۔ ڈچ نے شروع شروع میں تو اس کو برداشت کیا۔ اس وقت جو گورنر جنرل تھا۔ اور جس کو اس ملک کے باشندوں سے ہمدردی تھی۔ اس نے اس جماعت کو کافی مدد دی مگر وہ کسی سبب سے برخاست کر دیا گیا۔ اس سے اس جماعت کو کافی دھکا لگا۔ اس کے بعد ایک حکم نافذ ہوا۔ کہ یہ جماعت کوئی سیاسی تحریک عمل میں نہ لائے گی۔ اس کا صرف یہ مقصد رہے گا۔ کہ عوام میں اشاعت تعلیم کرے۔ اور ان کی اقتصادی کمزوریوں کا حل دریافت کرے۔

(۳)

۱۹۰۶ء میں ونگوز سلیم۔ اور عبد الکریم نیکرو نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی۔ جو "شوکت اسلام" کے نام سے مشہور ہوئی اس کا مقصد بھی ملکی اصلاح کے ساتھ ساتھ غیر ملکی حکومت سے نجات حاصل کرنا تھا۔ عوام نے بہت گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔ عیسائی مشنریوں نے محسوس کیا کہ یہ جماعت ان کی جماعت کے لئے ایک مہلک آلہ ہے۔ چنانچہ حکومت سے اس کے خلاف درخواست کی۔ اور ۱۹۱۲ء کے شروع میں اس پر پابندی عائد ہوگئی۔ مگر ونگوز اور عبد الکریم اس اقدام سے ہراساں نہ ہوئے۔ وہ ہالینڈ، فرانس اور دوسرے مغربی ممالک میں چلے گئے۔ وہاں تقریریں کیں۔ اور ڈچ ظلم و استبداد بیان کر کے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس جماعت پر سے پابندیاں ہٹ گئیں۔ اور اس جماعت میں کافی تعلیم یافتہ لوگ شامل ہوگئے۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ شروع ہونے سے پہلے اس کا ایک جنرل سیکرٹری مقرر ہوا یہ نوجوان تازہ تازہ انجنیرنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آیا تھا۔ مگر اس کی توجہ سیاسیات کی طرف مائل ہوگئی۔ اور ملک کی ابتر حالت دیکھ کر اس نے عہد کیا۔ کہ جب تک اپنے وطن کے لئے پروانہ آزادی حاصل نہ کرے۔ چین سے نہ بیٹھے گا۔ یہ نوجوان انجنیر عبد الرحیم سکارنو تھا۔ جو اس وقت انڈونیشین ری پبلک کا صدر ہے۔ دسمبر ۱۹۱۳ء میں اس جماعت کے اغراض و مقاصد میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں ایک ریزولیشن پاس ہوا۔ جس میں یہ قرار پایا۔ کہ ہر سال اس جماعت کی کانفرنس منعقد ہوا کرے گی۔ اور آئینی طور پر حکومت سے آزادی کا مطالبہ کیا جائیگا اور اگر آئینی طریقوں سے ناکامی ہوئی تو تشدد سے بھی کام لیا جائے گا۔ ۱۹۱۸ء میں اس کا رحجان سوشلزم کی طرف ہونے لگا۔ جو ریزولیشن پاس ہوتے ان میں علانیہ طور پر سرمایہ داری پر حملے کئے گئے۔ اور ڈچ حکومت کو بھی ایک قسم کی سرمایہ داری تصور کیا گیا۔

(۴)

۱۹۱۹ء میں ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب سکارنو نے بعض وجوہ کی بناء پر "شوکت اسلام" سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اس کی پالیسی غیر معمولی طور پر ملائم ہے۔ سکارنو نے اس سے علیحدہ ہو کر ایک الگ پارٹی بنائی۔ جو پی۔ آئی پارٹی انڈونیشیا کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ چیز کبھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ کہ قومی تحریک کو فروغ دینے میں "شوکت اسلام" نے بہت اہم خدمات سرانجام دیں۔ اس نے ملک میں بیداری پیدا کر دی۔ سوشل اور اقتصادی زندگی میں عظیم الشان اصلاحات کیں۔

(۵)

اس پارٹی کے ردعمل کے طور پر ایک اور پارٹی "دوکسرا ڈ" ظاہر ہوئی۔ اس پارٹی کو حکومت کی حمایت حاصل تھی۔ اس کے ممبران حکومت کے منتخب اشخاص ہوتے تھے۔ اور ان کا کام در پردہ غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنا تھا۔ اس میں "شوکت اسلام" کا کوئی نمائندہ نہ لیا گیا۔ اس کے خلاف عوام نے آواز اٹھائی۔ اور بزور احتجاج کیا۔ ڈچ گورنر جنرل نے قرین مصلحت سمجھتے ہوئے اس میں ایک نمائندہ کو شامل کر کے ایجی ٹیشن ختم کر دی۔

(۶)

جنگ کے تباہ کن اثرات نے انڈونیشیا میں سیاسی بیداری کی جب لہر دوڑائی۔ تو کئی مختلف پارٹیاں ظہور پذیر ہوگئیں۔ آخر سربر آوردہ لیڈروں نے یہ ضرورت محسوس کی کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو ایک مرکز میں جمع کیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۲۸ء میں سب جماعتوں کی ایک مشترکہ پارٹی بنائی گئی۔ جس میں ملک کی سب بڑی بڑی پارٹیاں شریک تھیں۔

اگر یہ اتحاد و اشتراک زیادہ دیر نہ رہ سکا۔ ۱۹۳۳ء میں شوکت اسلام علیحدہ ہوگئی۔ اور یہ کولیشن ٹوٹ گئی۔ اس شیرازہ کے بکھر جانے پر لوگ جوق در جوق سوکارنو کی پارٹی "انڈونیشیا" میں شامل ہونے لگے حکومت اسے بڑی ترچھی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ چنانچہ سکارنو صاحب اور دیگر مشہور کمیونسٹ لیڈروں کو نظر بند کر دیا گیا۔ ان کو سخت تکلیفیں دی گئیں ۱۹۳۴ء میں رائے عامہ سے مجبور ہو کر سکارنو وغیرہ کو رہا کر دیا گیا۔ اس قدر مصائب اور تکالیف برداشت کرنے کے باوجود سکارنو اور دیگر لیڈروں کے دلوں سے آزادی کا نقش محو نہ ہوا۔ چنانچہ عبدالرحیم سکارنو نے آزاد ہونے کے پہلے روز ہی اپنے اخبار "سوارا انڈونیشیا" میں ایک مضمون لکھا۔ جس کے چند الفاظ یہ ہیں۔ "اے ہالینڈ کے رہنے والو تم اپنے ملک واپس چلے جاؤ۔ قبل اس کے کہ تمہیں اس سرزمین سے نکلنے پر مجبور کیا جائے"

مارچ ۱۹۴۲ء میں جاپان نے ان جزائر پر قبضہ کر لیا۔ اور بعض سیاسی ضروریات کی بنا پر ملک میں تازہ روح پھونک دی جب جاپان کا یہاں قبضہ ہوا۔ تو ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب سکارنو اور ڈاکٹر محمد عطا صاحب جیل میں تھے۔ جاپان نے آکر ان کو رہا کر دیا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب سکارنو نے ایک آزاد حکومت قائم کر لی۔ جس کے وہ خود صدر ہیں۔ اور ڈاکٹر محمد عطا ان کے نائب۔

ڈچ حکومت اس آزادی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس کی رگ ہوا و ہوس پھڑک رہی ہے۔ جس کی بدولت ملک میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہیں۔ مگر نہ انڈونیشی اطاعت پر رضامند ہیں۔ اور نہ ڈچ دستبردار ہونا چاہتے ہیں۔ برطانیہ ڈچ کی پشت پر ہے۔ ڈچ نے ظلم وجور کے بعد جب یہ معلوم کیا۔ کہ انڈونیشی اب اس طرح نہ دبائے جا سکیں گے۔ تو کچھ مراعات دینے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ انہی دنوں ڈچ کمانڈر لفٹیننٹ گورنر خان مک انڈونیشی ری پبلک کے وزیراعظم سلطان شہریار سے صلح کی گفت وشنید کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انڈونیشی قوم کے مطالبات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ملک میں جمہوری طرز کی پارلیمنٹری حکومت قائم کی جائے۔ (۲) تمام شہریوں کو یکساں حقوق دئے جائیں۔ (۳) پریس تقریر اور مذہب کی مکمل آزادی دی جائے۔ (۴) کسانوں کی زمین پر ٹیکس کی منسوخی اور ان کے لئے نئے قوانین بنائے جائیں:۔

غرض انڈونیشین اب اس بات پر راضی ہیں۔ کہ ظالم ڈچ حکومت ان پر مزید ظلم وستم کرے۔ وہ اپنی آزادی کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔

خاکسار

(منیر احمد ونیس)

اخبار "ہمدرد" میرپور کی غلط بیانی کی تردید!

مناظرہ کنری کے متعلق اخبار ہمدرد میرپور خاص میں شائع شدہ غلط اور گمراہ کن رپورٹ کی تردید "الفضل" میں قبل ازیں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں جو چیلنج دیا گیا ہے۔ وہ بدستور قائم ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم پیر محمد حسین جان صاحب سرہندی کا مندرجہ ذیل مکتوب بھی دلچسپی سے پڑھا جائیگا۔ پیر صاحب مکرم خاکسار کے نام اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بعد سلام مسنون واضح باد۔ کہ رقعہ مرسلہ رسید۔ در جواب آں نوشتہ میشود۔ کہ اخبار ہمدرد را نوشتہ ام کہ حقیر در مناظرہ کنری حاضر بود۔ بعد احقاق حق ہیچ یک از جماعت قادیانہ تبدیل مذہب خود نہ نمودہ اند و مرتد یا مسلمان نشدہ اند ہر کس کہ بخلاف ایں نوشتہ است غلط کردہ است" حقیر محمد حسین مجددی از سامارو۔ ہجوڑ

ترجمہ:۔ بعد سلام مسنون واضح ہو کہ چٹھی مرسلہ موصول ہوئی۔ جواباً تحریر ہے۔ کہ میں نے اخبار ہمدرد کو لکھا ہے۔ کہ خاکسار مناظرہ کنری میں حاضر تھا۔ احقاق حق کے بعد کسی ایک شخص نے بھی قادیانی جماعت میں سے اپنا مذہب تبدیل نہیں کیا۔ اور مرتد یا مسلمان نہیں ہوا۔ اور جس شخص نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ غلط لکھا ہے:۔ (خاکسار احمد دین۔ پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ)

مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی امریکہ کیلئے روانگی

قادیان ۱۲ ؍تبلیغ۔ آج پونے تین بجے کی گاڑی سے مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے واقف زندگی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے امریکہ کیلئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ نواب زادہ خان محمد عبداللہ خان صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر اعلیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی ایک صاحبزادگان کے علاوہ ایک مجمع کثیر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہنے کیلئے جمع تھا۔ دوستوں نے اخلاص اور محبت کے ساتھ اپنے مجاہد برادر سے بوقت روانگی مصافحہ اور معانقہ کیا۔ اور پھولوں کے ہار پہنائے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور ہمارا مجاہد بھائی نعرہ ہائے تکبیر اور احباب جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوا۔

احباب جماعت اپنے اس مجاہد کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور کامیابی و کامرانی کے لئے دعا فرمائیں:۔

۲۰ ؍فروری کو ہر جگہ یوم مصلح موعود منایا جائے

۲۰ ؍فروری ۱۸۸۶ء بمقام ہوشیارپور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمبے چلہ کے بعد پیشگوئی مصلح موعود فرمائی۔ اس پر دشمنان احمدیت نے جتنا شور مچایا۔ وہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن خدا کے منہ کی باتیں آخر پوری ہوئیں۔ ہمارے پیارے امام۔ ہمارے پیارے آقا کو خدا نے اپنے کلام سے نوازا۔ وہ نشانات اس کے ذریعے پورے کئے۔ اور ماموریت سے قبل اس کے افعال اور کردار سے آثار دکھلائے۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زبردست نشان احمدیت کی حقانیت اسلام کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

ایک ایک فقرہ اپنے اندر ایک نشان رکھتا ہے۔ اس ہر نشان کو واقعات کے ساتھ مسلم و غیر مسلم بھائیوں پر واضح کیا جائے۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ مبارک جلسے کرے اور تقاریر کا انتظام کرے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تفسیر کبیر پارہ تیسواں جزو اول مجلد

کچھ عرصہ سے جلد بندی کی مشکلات کی وجہ سے تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو اول کے مجلد نسخے دفتر میں موجود نہ تھے۔ اسلئے احباب کے تقاضوں کی فوری تعمیل نہ ہو سکی۔ لیکن اب مجلد نسخے مل گئے ہیں۔ اور جن احباب کے آرڈر آ چکے ہیں۔ انکو بھجوائے جا رہے ہیں۔ احباب علیحدہ لکھیں دیگر خواہشمند احباب بھی اپنے آرڈر اور رقوم معہ محصولڈاک جلد از جلد بھجوا دیں۔ انشاء اللہ ان کے ارشاد کی فوراً تعمیل ہوگی۔ بہت تھوڑے نسخے باقی قابل فروخت رہ گئے ہیں۔ احباب عجلت سے کام لیں:۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ٹرینڈ اُستادوں کی ضرورت

تعلیم الاسلام مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے لئے مندرجہ ذیل اُستادوں کی ضرورت ہے

۱۔ بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر۔ ۲۔ ایف۔ اے سی۔ اے۔ وی

۳۔ ایس۔ وی۔ ٹیچر ۴۔ جے۔ وی۔ ٹیچر ۵۔ جے۔ وی۔ ٹرینڈ استانی

اگر میاں بیوی مل سکیں۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔ درخواستیں عبدالرحمن خانصاحب سیکرٹری انتظامیہ کمیٹی ٹی۔ آئی مڈل سکول کاٹھ گڑھ کے پتہ پر بھجوائی جائیں:۔ عبدالرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت

وائسرائے نے خشک سالی میں مبتلا علاقوں میں کیا دیکھا؟

جنوبی ہند میں آٹھ سو میل کا دورہ

وائسرائے نے طیارے کی اگلی سیٹ میں بیٹھ کر جو کم بلندی پر میٹرڈم کے اوپر آہستہ آہستہ پرواز کر رہا تھا۔ اس عدیم المثال خشک سالی کے خوفناک آثار کو دیکھا۔ جو شمال مشرقی مان سون کے نہ آنے کی وجہ سے جنوبی ہندوستان پر ظاہر ہو گئی ہے۔ مدراس کے گورنر کے مشیر مسٹر اے۔ ایف ڈبلیو ڈکسن نے لارڈ ویول کو بتایا۔ کہ اگر میٹرڈم نہ ہوتا۔ تو کم از کم پانچ لاکھ ایکڑ زمین کی فصلیں تباہ ہو جاتیں۔

موسم گرما کے آخر میں اس پانی کے ذخیرے میں چالیس فٹ گہرا پانی تھا۔ ابتدا میں بارش کے کچھ چھینٹے پڑ گئے۔ اس وجہ سے نومبر کے وسط تک ساٹھ فٹ پانی ہو گیا۔ اس کے بعد مان سون نہیں آیا۔

دس لاکھ ایکڑ زمین پر غذائی اجناس کی فصلیں ہیں۔ اور چونکہ بصورت دیگر مدراس گورنمنٹ کو خوفناک قحط کا سامنا تھا۔ اس لئے مدراس گورنمنٹ نے بجلی پیدا کرنا بند کر دیا۔ بجلی گھر کو تقریباً تین ہفتے کے لئے بند کرنا پڑا۔ اور اس وقت بھی بجلی کی مشینری معمولاً جتنی برقابی قوت پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا دسواں حصہ بھی پیدا نہیں کر رہی ہے۔ بجلی مہیا کرنے کے متبادل طریقوں سے کام لیا گیا۔ لیکن صورت حالات ہنوز غیر اطمینان بخش ہی ہے۔ چنانچہ بہت سے علاقوں میں کارخانے اور فیکٹریاں جتنی گنجائش ہے۔ اس سے کم کام کر رہے ہیں۔

آرکونم کا دورہ

رات کو سر آرتھر ہوپ کے پہنچنے پر گورنر مدراس اور وائسرائے نے اس مسئلے پر مختصر سی غیر رسمی گفتگو کی۔ اور دوسرے دن علی الصبح وائسرائے بنگلور سے آٹھ سو میل کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ جس میں موصوف نے باری باری طیارے اور موٹر کار سے سفر طے کیا۔ آپ آرکونم گئے۔ نواح کے دوسرے دیہات کو جا کر دیکھا۔ اور ویلم کا معاینہ کیا۔ اور وہاں سے طیارے میں بیٹھ کر بنگلور واپس ہوئے۔ اور ذرا راستہ بدل کر میٹرڈم کو بھی دیکھتے ہوئے بنگلور واپس پہنچے۔

شمالی آرکاٹ۔ چنگل پٹ۔ نیلور۔ چتوڑ انت پور۔ سیلم۔ ترچناپلی۔ رامند۔ تنجور کے کلکٹران۔ راشننگ کے ڈپٹی کمشنر مسٹر سبس۔ ڈبلیو۔ ڈے۔ قحط اور آب رسانی کے انچارج اور بورڈ آف ریونیو کے ممبر مسٹر ایس رنگا نادھن۔ (سامان مہیا کرنے کے) ڈپٹی کمشنر راؤ صاحب کوٹا لنگم پلے۔ راجہ صاحب پڈو کوٹائی۔ سر الگزانڈر ٹوٹا نہم۔ دیوان صاحب ریاست پڈو کوٹائی۔ اور انجینئر صاحبان آرکونم اور ویلم کی کانفرنس میں لارڈ ویول اور سر آرتھر ہوپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وائسرائے نے خوراکی اشیاء کے انتظامات اور سامان مہیا کرنے کی تدبیروں اور اسی طرح کے دوسرے مسائل پر متعدد سوالات کئے۔

وائسرائے یہ دریافت کرنا چاہتے تھے۔ کہ خوراکی اجناس کے نقل و حمل۔ راشن بندی کو ترقی دینے۔ پینے کے لئے پانی مہیا کرنے جانوروں کے لئے چارہ اور بچوں کے لئے دودھ پہنچانے نیز طبی دیکھ بھال کے سلسلے میں کیا کیا تدبیریں کی گئی ہیں۔ یہ بھی ذکر ہوا۔ کہ ۱۹۴۳ء میں بنگال میں تباہی آئی تھی۔ تو نقل و حمل کا مسئلہ سب سے زیادہ تکلیف رساں ثابت ہوا تھا۔

وائسرائے کو یقین دلایا گیا۔ کہ مشکلات سے نپٹنے کے لئے بخوبی انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ لیکن وائسرائے نے مقامی حکام کو آگاہ کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ وہ اس امر کو بخوبی یاد رکھیں۔ کہ خود اپنے وسائل نقل و حمل پر ہی بھروسہ کرنا بہتر ہوگا۔ اگرچہ مجھے اس کا یقین ہے۔ کہ ضرورت کے وقت فوج بھی آپ کی مدد کرے گی۔

پانی کی قلت

مدورا۔ جنوبی کنارہ۔ مالابار۔ اور نیلگری کی پہاڑیوں کے سوا اس صوبے کے تمام اضلاع پر خشک سالی کے اثرات ہیں۔ اور طوفان اور سمندری جوار بھاٹے کی موج نے شمال کے چار اضلاع یعنی ان اضلاع کو جو گوداوری کے مشرق میں اور مغرب میں واقع ہیں۔ نیز گسٹنا اور گنتور کے اضلاع کو جو صوبے کے لئے اناج کی بڑی ذخیرہ گاہیں ہیں۔ تباہ کر دیا ہے۔ پانی کی سطح بھی گر گئی ہے۔ جس کی وجہ سے آج کل یہ اہم مسئلہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کہ بالخصوص بلارے اور انت پور کے اضلاع میں پینے کا تازہ پانی کیونکر مہیا کیا جائے۔ مویشیوں کی خوراک کے سلسلے میں بھوسہ نہایت گرانقدر چیز ہے۔ اور اس کی بڑے پیمانے پر مانگ ہے۔

صورت حالات کی نزاکت اور بھی واضح ہو گئی۔ جب وائسرائے موضع کاویری پاکم گئے۔ یہ گاؤں ضلع شمالی ارکاٹ میں واقع ہے۔ اس میں ایک بہت بڑا تالاب ہے۔ جس میں دریائے پالار سے پانی آتا تھا۔ لیکن اب یہ تالاب خشک ہو گیا ہے۔ اس ایک تالاب سے ۶ ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا تھا۔ جس پر چودہ دیہات کی روزی کا انحصار ہے تالاب۔ کنوئیں اور دریا خاص کر دریائے پالار سب خشک ہو گئے ہیں۔ دریائے پالار ایک لاوارث جانور کی طرح سارے صوبہ میں سے گزرتا ہوا خلیج بنگال میں جا گرتا ہے۔

جن اضلاع میں چاول فالتو مقدار میں پیدا ہوتا تھا۔ ان کی فالتو پیداوار اب بڑی حد تک گھٹ گئی ہے۔ اور جوار باجرہ وغیرہ کی فصلیں وسیع علاقہ میں بالکل تباہ ہو گئی ہیں۔

بنگلور سے آرکونم تک وائسرائے نے طیارہ سے تالابوں کا ایک سلسلہ دیکھا۔ جو ساحل تک چلا گیا ہے۔ یہ تالاب خشک ہو گئے ہیں۔ اور ان کا رنگ مٹیالا ہو گیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سبز دھبوں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہاں دیہاتی کنوئیں کھود کر کچھ بچانے کے لئے سر توڑ کوشش [illegible] چھوٹی سی دھار بھی نظر آ گئی۔ تو اس قیمتی نمی سے فائدہ اٹھانے کے لئے دیہاتی بڑی سرگرمی سے نالیاں کاٹنے کی کوشش میں مصروف نظر آتے تھے۔

اعلان ضروری

ایک شخص جو اپنا نام چودھری محمد نواز ولد بلند خاں نمبردار عالی کلاں بتاتا ہے۔ اور اس کا حلیہ:- رنگ سانولہ۔ قد لمبا۔ جسم درمیانہ۔ ڈاڑھی برائے نام۔ مونچھیں کٹی ہوئی ہیں۔ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نام اور ولدیت کا کوئی شخص عالی کلاں میں نہیں۔ اور اس شخص کے حالات مشتبہ ہیں۔ احباب جماعت اس شخص سے ہوشیار رہیں۔ اور اگر کسی دوست کو اس شخص کا علم ہو۔ کہ وہ کہاں ہے۔ تو وہ فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

زکوٰۃ کے متعلق قابل توجہ اعلان

مندرجہ ذیل چٹھی تمام جماعتوں کو بھجوائی گئی ہے۔ اور اب اخبار الفضل میں شائع کرائی جاتی ہے۔ تاکہ جملہ احباب زکوٰۃ کے کوائف اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہو جائیں اور اس کی تعمیل کر کے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں دفتر اس چٹھی کے جواب کا منتظر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد الہام الٰہی میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ" کہ آپ دین کو زندہ کریں گے۔ اور احکام شریعت کو دنیا میں قائم کریں گے۔ چنانچہ حضور کی سیرت اور سوانح ان امور کی تکمیل کی سعی پر شاہد ہیں۔ حضور کے انوار قدسیہ کی برکت سے اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے دین زندہ ہو رہا ہے۔ اور شریعت کے احکام کو قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور وہ دن قریب آ رہے ہیں۔ جبکہ دنیا میں اسلامی تمدن کا قیام۔ اور شریعت کا نفاذ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

شریعت کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن زکوٰۃ ہے۔ جو کہ غرباء و مساکین و مستحقین کی امداد کا ایک معقول ذریعہ ہے حدیث شریف میں مال کی زکواۃ کی یہ حکمت بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ اُمراء سے لیا جاتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ سے مستحقین کی امداد کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے زمانہ میں اسلامی بیت المال قائم تھا۔ اور اس میں مال زکوٰۃ جمع ہوتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعد ازاں آپ کے خلفاء کی زیر نگرانی یہ مال خدا کے بیان فرمودہ مصارف میں خرچ ہوتا تھا۔

مگر اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ نہ ان کا کوئی مرکز ہے۔ نہ کوئی واجب الاطاعت امام و خلیفہ اور نہ ہی بیت المال ہے۔ جس میں یہ مالِ زکوٰۃ جمع ہو۔ اور اسلامی شریعت کے احکام کے مطابق خرچ ہو۔ اس لئے مسلمان اس اہم فریضہ کی ادائیگی سے غافل اور بے خبر ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ ان کا ایک مرکز ہے اور ان کا ایک واجب الاطاعت امام و خلیفہ ہے جس کی زیر نگرانی اسلامی بیت المال قائم ہے۔ اس بیت المال میں چندہ اور زکوٰۃ اور صدقات کے مال جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ اموال خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی وملہ اماب دین اسلام کی تجدید و احیاء تبلیغ و اشاعت اور غرباء و مساکین و مستحقین کی امداد میں خرچ ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آپ کے ذریعہ نئی زمین اور نیا آسمان بنائے گا۔ یعنی دنیا میں ایک نیا نظام قائم ہوگا۔ وہ نظام کیا ہے۔ اسلامی شریعت و تمدن کا دنیا میں قیام و نفاذ ہے۔ پس اس نئے نظام کو قائم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ادائے زکوٰۃ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔"

مومن کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ اور جس طرح نماز کا منکر مومن نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی مومن نہیں کہلا سکتا یہی وجہ ہے کہ تارک زکوٰۃ کے متعلق قرآن شریف اور احادیث نبوی میں دردناک عذاب کی وعید موجود ہے۔

پس میں اس چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی جماعت کے ایسے تمام افراد کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب نصاب ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ مسائل ضروریہ زکوٰۃ سے آگاہی حاصل کر کے اس شرعی فریضہ کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ زکوٰۃ ایک الگ اور اہم فریضہ ہے۔ جو باوجود حصہ وصیت اور دیگر چندہ جات ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ لہٰذا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور عہدہ داران مال کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد کا جائزہ لے کر بعد تحقیق ایک فہرست مرتب کر کے مرکز منظوری کے لئے ارسال بھیج دیں۔ جس میں ہر ایک فرد کے متعلق لکھا جائے۔ کہ وہ صاحب نصاب ہے یا نہیں۔ اور جو صاحب نصاب ہیں ان کے پاس (۱) کس قدر مال قابل زکوٰۃ ہے (۲) اس کی زکوٰۃ کس تاریخ کو لازم ہوگی اور (۳) زر زکوٰۃ کب تک ارسال کیا جائے گا۔ اگر کوئی دوست اس قسم کے معلومات بہم پہنچانے میں پہلو تہی کرے۔ تو عہدہ داران متعلقہ اپنے طور پر ضروری کوائف معلوم کر کے بصیغۂ راز دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

ذیل میں اختصار کے ساتھ زکوٰۃ کے متعلق ضروری مسائل بغرض آگاہی تحریر کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	قسم مال	نصاب کم از کم مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہے	شرح زکوٰۃ	کیفیت
۱	سونا	۷ تولہ - ۶ ماشہ	۱/۴۰ حصہ	اگر ایک قسم کے نصاب سے کم ہو۔
۲	چاندی	۵۲ تولہ - ۶ ماشہ	،،	تو دوسری قسم شامل کر کے حساب
۳	نقدی و سکہ رائج الوقت	چاندی کے مطابق حساب ہوگا	،،	لگایا جائے۔
۴	اونٹ	۵ راس	ایک بکری	اس سے زائد کیلئے مختلف شرحات مقرر ہیں۔
۵	گائے یا بھینس	۳۰ راس (ہر دو قسم کے مجموعہ پر)		ایک راس یک سالہ فی ۳۰ راس پر۔ اس سے زائد کے لئے مختلف شرحات مقرر ہیں
۶	بھیڑ۔ بکری۔ دنبہ ،،	۴۰ راس (جملہ اقسام کے مجموعہ پر)		۴۰ راس سے ۱۲۰ تک میں سے ایک راس۔ ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک دو راس۔ اس سے اوپر ہر سو عدد پر ایک راس۔
۷	غلہ ہر قسم	۲۲ من ۲۵ سیر	۱/۱۰ حصہ	بصورت بارانی یا بلا محنت و بلا اجرت آبپاشی کرنے کے۔
	،،	،،	۱/۲۰ حصہ	بصورت محنت یا اجرت پر آبپاشی کئے جانے کے

نوٹ:۔ متذکرہ بالا تمام چارپایوں پر اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ جبکہ وہ عام طور پر جنگل میں خوراک حاصل کرتے ہوں۔ اور دودھ لینے اور لادنے کے کام میں نہ لائے جاتے ہوں۔

نوٹ:۔ جس زمین پر گورنمنٹ لگان لیتی ہو۔ اس کی پیداوار پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق قرآن شریف اور حدیث شریف کے رو سے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ امام وقت کو ادا کی جائے۔ تاکہ وہ اسے محتاجوں وغیرہ مستحقین میں تقسیم کرے۔ اس کا اپنے طور پر تقسیم کرنا منشائے شریعت کے خلاف ہے۔ ہاں اگر کوئی دوست اپنے رشتہ داروں کو دینا چاہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بذریعہ نظارت بیت المال اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔

مسائل زکوٰۃ کے متعلق اگر مزید معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہو۔ تو دفتر کو لکھے جانے پر رسالہ زکوٰۃ مفت ارسال کیا جائے گا۔ امید ہے کہ جواب چٹھی ہذا اور ضروری کوائف مطلوبہ سے دفتر ہذا کو بہت جلد مطلع کر کے ممنون فرمائیں گے والسلام

ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۹۴۳:۔ منکہ سکینہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ ورک۔ عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ سکینہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ چوہدری غلام رسول چک ۹۹

نمبر ۹۰۸۹:۔ منکہ الٰہ دین ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم گھمن پیشہ دکانداری۔ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن گجوچک ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ۲۰۰ روپیہ نقد ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد الہ دین بقلم خود موصی۔

گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد۔ چوہدری محمد خاں گجو چک

نمبر ۸۹۳۶:۔ منکہ افسری بانو بیگم زوجہ عین الدین صاحب قوم پٹھان عمر ۳۲ سال۔ ساکن کانپور۔ محلہ افتخار آباد لطیف منزل۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ستمبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف میرا مہر مبلغ ۵۰۰ روپے کا ہے بذمہ شوہر۔ اور دو سو روپے کا زیور ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد افسری بانو بیگم موصیہ۔

گواہ شد منظور احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ کانپور۔
گواہ شد۔ عبد الغفار شاکر احمدی طلاق محل کانپور۔

نمبر ۸۹۳۱:۔ منکہ نواب بی بی بیوہ میاں حیات محمد صاحب مرحوم قوم کھوکھر راجپوت عمر ۸۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن دانہ زید کا۔ ڈاکخانہ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرے لڑکے نے میرے نام سات کنال اراضی ہبہ کر دی ہے۔ جس کی میں جائز مالک ہوں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

موجودہ صورت میں سات کنال اراضی کی قیمت بوجہ موروث ہونے کے ۳۰۰/ روپے بنتی ہے اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامۃ نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر رحمت اللہ میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبہ سنگھ۔ گواہ شد ماسٹر نصر اللہ خاں پسر موصیہ۔

نمبر ۸۲۲۲:۔ منکہ عبد الکریم ولد غلام محمد قوم ہرمال پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن بن باجوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان پختہ قیمتی /۴۰ روپیہ ہے اور دس مرلہ اراضی محلہ دارالسعۃ قادیان میں قریباً تین سو دس روپیہ۔ اور ماہوار آمد قریباً بیس روپے ہے۔ میں کل جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی یہ وصیت اور جائیداد پیدا کرنے پر بھی حاوی ہو گی۔

العبد عبد الکریم موصی بقلم خود۔
گواہ شد چوہدری شکر دین صدر جماعت احمدیہ بن باجوہ۔ گواہ شد محمد شریف احمدی بن باجوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

علاج اٹھرا

اٹھرا کے لئے اسی برس کا مجرب
کمزور اور دبلے پتلے ان بچوں کیلئے
مکمل کورس -/-/۱۲

بیت العلاج قادیان

جلدی کیجئے ... /۲
امراض معدہ کا واحد علاج /8/۱

ضروری اعلان

"ضرورت مند احباب اراضیات ہمارے پاس فروخت کر سکتے ہیں"

خاکسار محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ دار السلام۔ قادیان

درخواست دعاء

برادرم مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصبہ بیری نے اپنی اراضیات واقعہ قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کیلئے عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار مرزا محمود بیگ ساکن پٹی محلہ خلجیاں

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

"اکسیر اٹھرا"

ادویہ تو اپنی ذات میں اثر ضرور رکھتی ہیں لیکن وہی خدا رسیدہ انسانوں کے روحانی اثر سے بہت زیادہ نافع بن جاتی ہیں۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے باخدا انسانوں کے ہاتھوں میں خاک بھی کیمیا کا حکم رکھتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کسی نے کہا کہ ؏:۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کون نہیں جانتا۔ آپ ان باکمال شخصیتوں میں سے تھے۔ جنہیں مادر گیتی شاذ ہی پیدا کرتی ہے۔ علم طب کو بجا طور پر فخر ہے۔ کہ اسے اس پایہ کے طبیب نے نوازا۔ اور یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں آپ جسمانی طبابت میں یکتا تھے۔ وہاں روحانی طبیب ہونیکے لحاظ سے بھی آپ کا پایہ بہت بلند تھا۔ اٹھرا کی بیماری کا نسخہ آپ نے خاص الٰہی تصرف کے ماتحت رقم فرمایا۔ چنانچہ ہم نے اس کے فوائد اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کئے اس کا استعمال ہر طبیعت کیلئے مفید ثابت ہوا۔ ہم نے حضور کا نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جنکے بچے بچپن میں آغوش مادر سے جدا ہو جاتے ہوں۔ انکیلئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے یہ گولیاں محنت کے ساتھ اور عمدہ اور خالص اجزا سے تیار کیجاتی ہیں۔ انمیں ایرانی زعفران درجہ اول اور خشک تاتا درجہ اول ڈالا جاتا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ اسطرح کے اعلیٰ اور عمدہ اجزا سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر ہرگز کہیں سے نہیں ملیں گی دنیا میں اولاد بڑی نعمت ہے۔ جو لوگ اس سے محروم ہیں۔ انہیں اس دوائی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ قیمت بارہ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

شباکن!

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنے یا اپنے عزیزوں کا بخار اُتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ۔ پچاس قرص ۱۳/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تارک افیون

تارک (چاندو) و افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اس کو استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے۔ اور افیون کو کھا کر اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک (چاندو) ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں۔ نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جمائی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیر میں درد ہوتا ہے پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے

پتہ

مولوی حکیم ثابت علی (ہنر زبان) محمود نگر ۲۵ لکھنؤ

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے رسول کی پیاری باتیں ۱۔۰۔۰
پیارے امام کی پیاری باتیں ۱۔۰۔۰
اسلامی اصول کی فلاسفی ۰۔۸۔۰
نماز مترجم بالتصویر ۰۔۴۔۰
" " بڑی سائز ۰۔۶۔۰
ملفوظات امام زمان ۰۔۴۔۰
ہر انسان کو ایک پیغام ۰۔۴۔۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں ۰۔۲۔۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ ۰۔۲۔۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ کے انعام ۰۔۲۔۰
احمدیت کے متعلق پانچ سوالات ۰۔۲۔۰
مختلف تبلیغی رسالے ۰۔۰۔۱

۵۔۰۔۰

جملہ پانچ روپے کا لٹریچر معہ ڈاک خرچ چار روپے میں پہنچا دیا جائیگا:۔

عہ۔ ۲ روپے کی کتب دو روپیہ میں پہنچا دی جائینگی

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۱۱ فروری۔ عرب لیگ نے اتحادی ملکوں کی اسمبلی کے نام ایک تار بھیج کر لیبیا کی آزادی پر زور دیا ہے۔

ٹوکیو ۱۱ فروری۔ اتحادی ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ راجہ مہندر پرتاب کو سگاموجیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ انہیں اتحادیوں کے خلاف مضامین لکھنے اور تقریریں کرنے کے الزام میں ماہ ستمبر میں گرفتار کیا گیا تھا۔

لنڈن ۱۰ فروری۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کے انتخابات میں ۹۶ فی صدی ووٹروں نے اپنے حق کا استعمال کیا ہے

کلکتہ ۱۱ فروری۔ قاہرہ یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر حسین ابراہیم کو کلکتہ یونیورسٹی میں اسلامک ہسٹری کا پروفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ گورنمنٹ ہند اگلی جدوجہد کے لئے پوری طرح تیار ہو رہی ہے۔ کئی جیلوں کی عمارتوں میں جس میں ناگپور جیل بھی ہے۔ توسیع کر دی گئی ہے۔ اور ایسے حفاظتی اقدامات اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جیسے دوران جنگ کے لئے تھے۔ بلکہ یہ سب کچھ دگنی تیزی سے ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کو خطرہ ہے۔ کہ کانگرس کے انتخابی پروپیگنڈا اور آزاد ہند فوج کے رہا شدہ لیڈروں کی تقریروں کی بدولت پھر ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے۔ کہ جو اگست ۱۹۴۲ء جیسی گڑبڑ کے اعادہ کے لئے موافق ہے۔ اور کسی وقت بھی گڑبڑ شروع ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ اس کے مقابلہ کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہتی ہے۔

کیپ ٹاؤن ۱۱ فروری۔ جنوبی افریقہ کی ہندوستانی کانگرس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ فیصلہ سے پچاس ممبروں کا ایک ڈیلیگیشن مرتب کیا گیا ہے۔ جو ایشیا کے لوگوں کو زمین خریدنے کی مخالفت کی مجوزہ تجاویز کے خلاف جنرل سمٹس سے ملاقات کرے گا۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ برطانیہ کے اخبارات دنیا میں خوراک کی قلت کی خبروں کو نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔ "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں تیس لاکھ ٹن اناج کی کمی رہے گی۔ اگر ہندوستان کو غیر ممالک سے ۲۵ لاکھ ٹن اناج نہ ملا۔ تو دو تین ماہ میں ۱۹۴۳ء سے بھی زیادہ خوفناک قحط شروع ہو جائے گا۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے انڈین نیشنل کانگرس کا آئندہ صدر بننا منظور کر لیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے جو گذشتہ چار سال سے نیشنل کانگرس کے صدر چلے آتے ہیں۔ صحت کی خرابی کی بنا پر دوبارہ صدر بننے سے انکار کر دیا ہے۔

امرت سر ۱۲ فروری۔ امرت سر میں آج صبح بارش ہوئی۔ نزدیکی اضلاع جالندھر ہوشیارپور سے بھی بارش کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ٹوکیو ۱۲ فروری۔ آج شاہی محل کے تمام راستوں پر بڑی بڑی مشین گنیں نصب کر دی گئیں۔ کیونکہ امریکن فوج کو خطرہ ہے۔ کہ جاپانیوں کی خفیہ سوسائٹی کسی خطرناک سازش کی مرتکب ہوگی۔ اس سوسائٹی نے اعلان کر رکھا ہے۔ کہ وہ شاہ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیگی۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ آج چھ ہزار مصری طلبا کے جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ قاہرہ کے بازاروں میں برطانیہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔

کلکتہ ۱۳ فروری۔ ابھی تک مشتعل ہجوم کے مظاہرات جاری ہیں۔ آمد و رفت بند ہے۔ جلوس کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے ولنگٹن سکوئر میں آج پھر ایک بار گولی چلائی۔ شہر کے دوسرے حصوں میں بھی کئی مقامات پر گولیاں چلائی گئیں۔ کل رات پولیس کی امداد کے لئے فوج پہنچ گئی۔ اس وقت تک ۱۳ آدمی مر چکے ہیں اور پونے دو سو کے قریب زخمی ہو چکے ہیں جن میں سے اکثر ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔

دہلی ۱۳ فروری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی میں مسٹر محمد نعمان (مسلم لیگ) نے تحریک التوا پیش کی۔ جو بغیر رائے شماری پاس ہو گئی۔ اس میں دہلی پولیس کے اس ناروا رویہ کی مذمت کی گئی ہے۔ جو کیپٹن عبدالرشید کی آزادی کے مطالبہ کے سلسلہ میں پبلک سے برتا گیا۔ اور بہت سے آدمیوں کو جیل میں دھکیل دیا۔ بحث شروع ہونے سے پہلے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ معاملہ اس وقت عدالت میں پیش ہے۔ اس لئے تا فیصلہ عدالت اس بحث کو ملتوی رکھا جائے۔ لیکن صدر نے اس کے ایک حصہ پر بحث کی اجازت دے دی۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ برطانوی پارلیمانی وفد واپس برطانیہ پہنچ گیا ہے۔ کل ایک بیان میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر سورنسن نے کہا۔ کہ ہم ہندوستان سے یہ خیال لیکر آئے ہیں۔ کہ ہندوستان میں جلد سے جلد کسی کارروائی کی ضرورت ہے۔ اور اگر جلد کوئی قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ یہ معاملہ نہایت نازک ہو جائیگا۔ لیگ اور کانگرس میں اتنا فرق نہیں ہے۔ کہ یہ کبھی دور نہ ہو سکے۔ مسٹر چارلی نے کہا۔ ہندوستانی عوام میں یہ خیال پختہ ہو گیا ہے۔ کہ برطانیہ ہندوستان کے لئے کوئی ٹھوس کام نہیں کرنا چاہتا۔ میجر وائٹ نے کہا۔ اب ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اصل اختیارات ہندوستان کو سونپ دیئے جائیں۔ اصل کارروائی میں شاید زیادہ دیر لگ جائے لیکن سردست اسی سال کوئی بہتر قدم اٹھایا جائے۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ مجلس تحفظ امن میں انڈونیشیا کے معاملہ پر آج پھر بحث ہوگی۔ اس سے قبل پانچ دفعہ ہو چکی ہے۔

پیرس ۱۱ فروری۔ یورپ کے سب سے اونچے پہاڑ ماؤنٹ بلانک کے نیچے سے سرنگ نکال کر اٹلی اور فرانس کے درمیان ایک نیا راستہ بنایا جائیگا۔ اس سرنگ کی لمبائی آٹھ میل ہوگی۔ اس کی تعمیر کا کام ماہ مئی میں شروع ہو جائیگا۔ اور اس پر پانچ ہزار مزدور اور کاریگر کام کریں گے۔

حیدر آباد دکن ۱۱ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سکندر آباد طاعون زدہ علاقہ ہے

لنڈن ۱۲ فروری۔ گذشتہ روز روسی نمائندہ نے اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ انڈونیشیا میں ایک ایسی چنگاری دبی ہوئی ہے۔ جس سے ایک تیسری جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

لاہور ۱۱ فروری۔ حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ملک میں غلہ کی قلت کے پیش نظر اور حکومت ہند کی پالیسی کے مطابق پنجاب میں غلہ کا راشن گھٹا کر عام بالغوں کے لئے چھ چھٹانک فی کس اور محنت مزدوری کرنے والوں کے لئے آٹھ چھٹانک فی کس کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ فروری۔ ایوان والیان ریاست ۸۰۰ صفحات کی ایک انسائیکلوپیڈیا مرتب کر رہا ہے۔ جس میں ۱۴۰ ریاستوں (جو اس ایوان کی رکن ہیں) کے متعلق خصوصی معلومات درج ہوں گی۔

پشاور ۱۳ فروری۔ سرحد اسمبلی کی آخری نشست پر جس کے نتیجہ کا ابھی تک اعلان نہ ہوا تھا۔ کانگرس قابض ہو گئی ہے۔ اس وقت سرحد اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن یہ ہے۔ کانگرس ۲۲۔ مسلم لیگ ۹ ہینڈلنٹ مسلمان ۱۔

رنگون ۱۳ فروری۔ جو لوگ واپس برما جانا چاہتے ہیں۔ ان کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شناختی فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے۔

دہلی ۱۳ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس جنگ کا خاتمہ سرکاری طور پر یکم اپریل ۱۹۴۶ء سے تصور کیا جائے گا۔

دہلی ۱۳ فروری۔ راشننگ افیسر نے راشن کا ذخیرہ کرنے کی ممانعت کی ہے۔ اور اس افواہ کی تردید کی ہے۔ کہ راشن بند کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۳ فروری۔ کیپٹن عبدالرشید کی رہائی کے مطالبہ کے لئے سوموار کو مختلف شہروں میں جلوس نکالے گئے۔ اور مظاہرات کئے گئے۔ پولیس نے ان مظاہرات کی روک تھام کے لئے اور عوام کو منتشر کرنے کے لئے گولیاں چلائیں۔ جس سے متعدد نفوس ہلاک اور زخمی ہوئے۔ کلکتہ میں کل متعدد بار پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۸ اشخاص ہلاک اور نو سے مجروح ہوئے۔ ہنگاموں کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ آج پھر گولی چلائی گئی۔ اس وقت تک کل سترہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور دو سو کے قریب مجروح۔